روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 28/اپریل 2010ء 13 جمادی الاول 1431 ہجری 28 شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 93

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ اس پیشگوئی میں کہ سخت زلزلہ آئے گا اور آج بارش بھی ہوگی ایک لطیفہ ہے اور وہ یہ ہے کہ زلزلہ زمین سے متعلق ہے اور بارش آسمان سے آتی ہے پس یہ ایسی پیشگوئی ہے کہ اس میں زمین اور آسمان دونوں جمع کر دیئے گئے ہیں تا پیشگوئی دونوں پہلوؤں سے پوری ہو کیونکہ یہ امر انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ اپنی طرف سے ایسی پیشگوئی کرے جس میں زمین اور آسمان دونوں شامل کر دیئے جائیں بلکہ خود یہ امر انسانی طاقت سے باہر ہے کہ عین دھوپ کے وقت جب کہ بارش کا خاتمہ ہو چکا ہو یہ پیشگوئی کرے کہ آج بارش ہوگی اور پھر بارش ہو جائے۔

.... ہزار ہزار خدائے ذوالجلال کا شکر ہے کہ محض اس نے اپنے فضل وکرم سے میری تائید میں یہ نشان دکھلائے اور مجھے طاقت نہیں تھی کہ ایک ذرہ بھی زمین سے یا آسمان سے اپنی شہادت میں کچھ پیش کر سکتا مگر اُس نے جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس کی اطاعت کا ذرہ ذرہ اس عالم کا جُوا اُٹھا رہا ہے۔ میری تائید میں ایک دریا نشانوں کا بہا دیا اور وہ تائید دکھلائی جو میرے خیال اور گمان میں بھی نہیں تھی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عزّ وجلّ نے محض اپنی ناپیدا کنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اُس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مُراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا لیکن اُس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔ اور مُردہ ہوں نہ زندہ۔ مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آگیا اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شانِ رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اُس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ دنیا میں ہزاروں آدمی ہیں کہ الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہیں مگر صرف مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کچھ چیز نہیں ہے جب تک اُس قول کے ساتھ جو خدا کا سمجھا گیا ہے خدا کا فعل یعنی معجزہ نہ ہو۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا قول خدا کے فعل سے شناخت کیا گیا ہے۔ ورنہ کون معلوم کر سکتا ہے کہ وہ ایک قول جو پیش کیا گیا ہے وہ خدا کا قول ہے یا شیطان کا؟ یا وسوسہ نفسانی ہے خدا کا قول اور خدا کا فعل لازم ملزوم ہیں یعنی جس پر درحقیقت خدا کا قول نازل ہوتا ہے اس کی تائید میں خدا کا فعل بھی ظہور میں آتا ہے یعنی اس کی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے عجائبات قدرت اس قدر ظاہر ہوتے ہیں کہ خدا کا چہرہ نظر آجاتا ہے تا ثابت ہو جائے کہ اس کا الہام خدا کا قول ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص 492﴾

دجال کے ساتھی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اصفہان کے 70 ہزار یہودی دجال کے ساتھ ہوں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب بقیۃ احادیث الدجال حدیث نمبر 5237)

بہت سی قومیں دجال کی ساتھی ہوں گی اور کہیں گی کہ ہاں ہم ضرور اس کا ساتھ دیں گے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے مگر ہم اس کی خوراک کھاتے ہیں۔

(کتاب الفتن جلد2 ص547 نعیم بن حماد مکتبۃ التوحید قاہرہ 1412ھ طبع اولیٰ)

شکوہ نہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد اول ص149، 150)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

نیلامی ملبہ

کوٹھی مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم 1/2 دارالصدر شمالی ربوہ کا ملبہ برائے فروخت ہے۔ ضرورت منداحباب مورخہ 6 مئی 2010ء کو بوقت 5:30 بجے بعد نماز عصر موقعہ پر تشریف لا کر ملبہ کو دیکھ کر جو قیمت گاہک کے نزدیک مناسب ہو لکھ کر بند لفافہ میں نظارت امور عامہ شعبہ تنفیذ میں جمع کرائیں اور اپنا مکمل ایڈریس وفون نمبر ضرور تحریر کریں۔

(نظارت امور عامہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

30 اپریل 2010ء

1-30 am	فیتھ میٹرز
2-35 am	ترجمۃ القرآن
3-50 am	چلڈرن کلاس
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
5-40 am	تلاوت
5-55 am	ان سائیٹ
6-35 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
9-00 am	تاریخی حقائق
9-55 am	ترجمۃ القرآن
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	چلڈرن کلاس
1-15 pm	سرائیکی سروس
2-05 pm	سوال جواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-15 pm	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
7-15 pm	Live Shotter Shondhane
8-15 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
10-20 pm	اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005ء
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-35 pm	Shotter Shondhane

یکم مئی 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
3-15 am	فوڈ فار تھاٹ
4-00 am	سوال و جواب
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-30 am	لقاء مع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
9-20 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2003ء
2-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	فرنچ سروس
5-05 pm	تلاوت
5-15 pm	یسرنا القرآن
5-30 pm	انتخاب سخن Live
6-20 pm	Live Shotter Shondhane
7-50 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ Live
10-45 pm	یسرنا القرآن
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	Shotter Shondhane

2 مئی 2010ء

1-00 am	عربی سروس
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	بستان وقف نو
3-15 am	راہ ھدیٰ
4-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
5-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-25 am	یسرنا القرآن
6-45 am	تلاوت
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	خبرنامہ
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
9-25 am	فیتھ میٹرز
10-30 am	آئل پینٹنگ
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-20 am	گلشن وقف نو
12-20 pm	فیتھ میٹرز
1-25 pm	شہد کی مکھی
1-55 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سپینش سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
7-00 pm	Live Shotter Shondhane
8-30 pm	شہد کی مکھی
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	فیتھ میٹرز
10-25 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	Shotter Shondhane

3 مئی 2010ء

1-05 am	عربی سروس
1-35 am	شہد کی مکھی
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-20 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-50 am	لقاء مع العرب
8-00am	فوڈ فار تھاٹ
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
9-35 am	شہد کی مکھی
10-05 am	سوال و جواب
11-00 am	تلاوت درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	گلشن وقف نو
1-20 pm	سیرت النبی ﷺ
2-00 pm	فرنچ ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	جلسہ سالانہ تقریر
5-00 pm	تلاوت اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ 24 اپریل 2009ء
8-10 pm	جلسہ سالانہ تقریر
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	گلشن وقف نو
10-35 pm	فرنچ کلاس
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

4 مئی 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-10 am	جلسہ سالانہ تقریر
4-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء
5-00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-45 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-35 am	فرنچ پروگرام
9-30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ویویو
12:05pm	بستان وقف نو
1:10pm	سوال و جواب
2:15pm	ایم ٹی اے ورائٹی
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-05 pm	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
5-55 am	یسرنا القرآن
6-20 pm	بنگلہ پروگرام
7-20 pm	اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے 2003ء
8-00 pm	بستان وقف نو
9:00pm	خبرنامہ
9:15pm	سوال و جواب
10:10pm	یسرنا القرآن
10:35pm	تاریخی حقائق
11:00pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

تعطیلات میں وقف عارضی کا نادر موقع

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد یہ بھی تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کیلئے نمونہ بن جائیں۔

(الفضل 14 مئی 1969ء)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''میں ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا مختلف درس گاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم پڑھانے کیلئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے گا۔''

(الفضل 7 اگست 1966ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ امریکہ

گیمبیا میں خدمت دین، قربانیاں احمدیت کی

ابتدائی تاریخ اور تائیدات الٰہی کے ایمان افروز واقعات

قسط سوم آخر

گاؤں کا الکالی خدائی گرفت میں

گاؤں مابلی کُوٹا میں ایک اور معجزہ بھی ظاہر ہوا۔ ہمارے یہی الحاج ابراہیم جکنی صاحب دعوت الی اللہ کیلئے گئے اور یہاں بھی بعض لوگوں پر بڑا نیک اثر قائم ہونے لگا۔ اس گاؤں کے الکالی (نمبر دار صاحب) نے الحاج جکنی صاحب کو ایک میٹنگ کے دوران کہا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ اس گاؤں کا رُخ نہ کرنا۔ مَیں تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا نہیں چاہتا۔ وہ بڑے غیظ وغضب میں بول رہے تھے اور سننے والوں پر خوف طاری تھا۔ مگر ان کی بات کو سُننے پر الحاج صاحب نے بڑے پُر وقار انداز میں فرمایا کہ ''اِنشاء اللہ تمہاری آنکھیں مجھے آئندہ نہیں دیکھ سکیں گی''۔ یہ ایسی صورت تھی کہ کبھی گردو غبار سے اَٹے ہوئے سر والا شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اگر قسم کھالے کہ یوں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کے کلام کی لاج رکھ لیتا ہے اور اُسے پورا کر دیتا ہے۔

بالکل ایسا ہی ہوا کہ اُس الکالی کی بینائی چند دنوں میں خدا نے چھین لی اور وہ اندھا ہو گیا اور جو بات الحاج صاحب نے توکل علی اللہ کے باعث کہی تھی پوری ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد وہاں پر مخالفین نے مخالفت کرنے کے انداز کو ترک کر دیا اور اکثر و بیشتر خاموشی اختیار کرتے اور اگر کوئی مخالفت کرتا بھی تو شریفانہ انداز میں مخالفت کرتا۔

بُوئے رام میں احمدیت

بُوئے رام گاؤں، جارج ٹاؤن سے قریباً 14 میل دور بجانب مغرب سڑک سے دو میل ہٹ کر واقع تھا۔ یہاں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ علماء میں سے جو ربانی علماء تھے اور دین کا گہرا علم رکھتے تھے جب انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا تو حضرت مسیح موعود پر ایمان لے آتے تھے۔ ان ربّانی علماء میں سے ایک عالم جو الحاجی بُوئے رام کے لقب سے مشہور تھے اور اپنے گاؤں کے بڑے امام تھے جب انہیں پیغام ملا تو انہوں نے خدا تعالیٰ کی حمد گاتے ہوئے قبول کیا۔ ان کے گھر والوں نے اور بڑی عمر کے طالب علموں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ ایسے علماء ربانی ہمیں بہت کم ملے۔ خاکسار یہاں پر باقاعدہ جاتا رہتا اور ان کے ایمان میں ترقی مشاہدہ کرتا رہتا۔ ایک دن فرمانے لگے کہ احمدیت خالص توحید دُنیا کو دے رہی ہے مگر یہاں کے لوگوں کیلئے اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے یہاں پر تو تعویذ گنڈے کا دور دورہ ہے۔

پاچار گاؤں میں دعوت الی اللہ کا واقعہ

جارج ٹاؤن سے کوئی بیس میل کے فاصلہ پر بُوئے رام سے آگے ایک بڑا گاؤں پاچار نامی تھا اور یہاں پر سارے علاقہ کا ایک بڑا امام تھا۔ ایک دن خاکسار نے ارادہ کیا کہ وہ بڑے امام ہیں اور حاجی الحرمین ہیں اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر ظہور مہدی کی خوشخبری پہنچاتا ہوں۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم اسحاق سائنگ صاحب کو ساتھ لیا۔ کچھ عربی کُتب بھی رکھ لیں اور کچھ سفر پیدل کیا اور باقی پبلک ٹرانسپورٹ مل گئی اور ہم 12 بجے دوپہر کے قریب پاچار پہنچ گئے۔ امام صاحب اپنے صحن میں برآمدہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اور چند دوست ان کے پاس موجود تھے۔ لوکل رواج کے مطابق علماء کے پاس علم سیکھنے والے اکثر و بیشتر موجود رہتے ہیں اور ایسے لوگ عمر میں عالم کی عمر کے لگ بھگ بھی ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جو طالب علم موجود تھے وہ سب بڑی عمر کے یعنی پوری جوانی کی عمر میں تھے۔ خاکسار نے ان کے قریب پہنچ کر انہیں السلام علیکم کہا اور بات کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ہمارے سلام کا جواب اونچی آواز میں تو نہیں دیا اگر منہ کے اندر دیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ انہوں نے اپنے ترجمان کے ذریعہ کہا کہ یہ کیا چاہتے ہیں؟ خاکسار نے عرض کیا کہ مَیں ان کی خدمت میں یہ کتاب عربی زبان کی جس کا نام حَمَامَةُ الْبُشْریٰ ہے پیش کرنی چاہتا ہوں اور بات چیت کرنے کا خواہش مند ہوں۔ مَیں نے عربی میں بھی چند فقرے کہے اور چاہتا تھا کہ یہ میرے ساتھ عربی میں بات کریں مگر انہوں نے لوکل زبان میں اپنے ترجمان کے ذریعہ دریافت کیا کہ اس کتاب کا مضمون کیا ہے۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ اس میں قرآن کریم کی آیات اور ان کی تشریح ہے اسی طرح احادیث رسولؐ بھی بیان ہوئی ہیں اور دین حق کے بارہ میں بیان ہے۔ امام صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ اس کا مصنف کون ہے؟ انہیں بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد کی تصنیف لطیف ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ کا امام مقرر فرمایا ہے۔ یہ سُنتے ہی وہ آگ بگولا ہو گئے اور ترجمان سے کہنے لگے ان کو کہو کہ یہاں سے چلے جائیں اور غصہ میں کانپنے لگے۔ ان کے پیروکار، طالب علم بھی غصے سے ہمیں دیکھنے لگے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ہم بفضل اللہ...... ہیں اور اپنے جیسے بھائیوں کے پاس آئے ہیں اور آپ سے مل بیٹھ کر دینی باتیں کرنے کے خواہشمند ہیں اور یہ کتاب آپ کیلئے تحفہ کے طور پر پیش کرنی چاہتا ہوں۔ امام صاحب اور زیادہ غصے سے بولے ہم مسلمان کے گھر پیدا ہوئے جوان ہوئے قرآن پڑھا اور اب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں ہم قرآن کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ تمہارے ساتھ کوئی بات کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ اسکے ساتھ ہی ان کا ایک نوجوان شاگرد وہاں سے اندر کمرے میں گیا اور ایک بڑا Cutlus (لوکل تلوار) اٹھا کر لے آیا اور ہم سے تھوڑے فاصلہ پر پڑے ہوئے پتھر پر اسے تیز کرنے لگا۔ اسے دیکھ کر میرے ترجمان مکرم اسحاق سائنگ صاحب نے خاکسار کو کہا کہ چلو یہاں سے چلیں۔ جواباً انہیں کہا کہ کیوں؟ کہنے لگے دیکھتے نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ یہ صورتحال بڑی خطرناک ہے چلو یہاں سے فوراً چلیں۔ خاکسار نے آہستگی سے انہیں کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ابھی تھوڑا اٹھہریں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں یہ صورتحال ٹھیک نہیں، چلتے ہیں۔ اس پر خاکسار نے کہا کہ مجھے تو کوئی خوف نہیں زیادہ سے زیادہ مجھے مار ہی دیں گے پھر کیا ہے۔ مَیں تو دین حق کو پہنچانے کیلئے ہزاروں میل سے یہاں آیا ہوں یہ جو کرتے ہیں، کریں۔ اگر آپ کو خوف ہے تو چلے جائیں۔ اس پر وہ اپنی گھبراہٹ کے باوجود میرے ساتھ کھڑے رہے۔

خاکسار نے دوبارہ کوشش کی کہ امام صاحب حَمَامَةُ الْبُشْریٰ کا ہدیہ ہی قبول کر لیں مگر وہ وہاں سے اٹھ کر یہ کہتے ہوئے دوسری طرف چل دیئے کہ یہاں سے نکل جاؤ ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ اب کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ امام صاحب کے گھر سے نا اُمید ہو کر واپسی کیلئے روانہ ہوئے۔ ابھی گاؤں کے آخری حصہ میں باہر کی جانب نکل رہے تھے کہ وہاں قریب ہی ایک درخت کے نیچے ایک استاد بچوں کو عربی پڑھاتے ہوئے نظر آیا۔ خاکسار ان کے پاس پہنچا۔ انہیں السلام علیکم کہا اور عربی زبان میں گفتگو شروع کی۔ وہ بڑے خوش ہوئے۔ ہمیں بھی بڑی خوشی ہوئی کہ یہ پیغام سننے کیلئے تیار ہیں۔ چنانچہ مختصر سی گفتگو کے بعد خاکسار نے حَمَامَةُ الْبُشْریٰ کا تحفہ انہیں پیش کیا جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اور ہم وہاں سے پیدل چلتے ہوئے مین سڑک پر پبلک ٹرانسپورٹ کا انتظار کرنے لگے۔ ان دنوں پبلک ٹرانسپورٹ کا یہ عالم تھا کہ بعض دفعہ گھنٹوں انتظار کرنے کے بعد جب کوئی ٹرانسپورٹ آتی تو سواریوں سے بھری ہوئی ہونے کے باعث کھڑی نہ ہوتی اور مسافر مزید انتظار کرتے رہتے۔ بہرحال جب موقع ملا ٹرانسپورٹ لے کر ہم واپس جارج ٹاؤن پہنچے۔

قریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد ایک دن بازار میں دُور وہی اُستاد کھڑے نظر آئے۔ خاکسار تیزی سے ان کی طرف چلنے لگا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور چلنے لگے خاکسار نے مزید تیز چل کر انہیں سلام کیا اور احوال پوچھے کہ مدرسہ کیسا چل رہا ہے اور گاؤں کا کیا حال ہے۔ وہ افسردہ سے تھے کہنے لگے کہ مجھے گاؤں والوں نے مدرسہ سے نکال دیا ہے۔ دریافت کیا کہ وجہ کیا بنی؟ کہنے لگے کہ آپ نے مجھے جو کتاب تحفہ میں دی تھی لوگوں نے اسے دیکھ لیا تھا اور مجھ سے بڑے سخت ناراض ہوئے کہ تم نے احمدی مربی سے کتاب کیوں لی۔ ہم تمہیں ملازمت سے فارغ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دن سے میں فارغ پھر رہا ہوں۔ خاکسار کو ان کی بات سُن کر بہت افسوس ہوا کہ ہماری وجہ سے اس بیچارے کی نوکری جاتی رہی۔ ہمارے پاس تو انہیں رکھنے کیلئے یا مدد کرنے کیلئے کچھ تھا ہی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سے اس کیلئے صرف دعا کرتے رہے کہ مولا کریم اس کا کوئی بندوبست اپنی جناب سے فرمائے اور گاؤں والوں کیلئے بھی بہت دعا کی کہ اللہ ان کی آنکھیں کھولے اور ہدایت پائیں۔

ہوا دار فریج

خاکسار کا معمول تھا کہ روزانہ ناشتہ کے بعد بازار سے کھانا پکانے کا سامان لاتا اور جو سالن بنا سکتا بنا لیتا۔ ان دنوں مشن اپنے مربیان کو کوئی فریج وغیرہ نہیں دیتا تھا، نہ دے سکتا تھا بلکہ امیر اور مشنری انچارج کے پاس بھی کوئی ریفریجریٹر وغیرہ نہ تھا اور ہر روز کھانا پکانا پڑتا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ اگر مرکزی مشن میں کوئی سالن زائد پک جاتا تو ہمارے امیر صاحب فرماتے کہ جاؤ اسے فریج میں رکھ آؤ۔ خاکسار نیا نیا گیا تھا ان سے پوچھا کہ مشن میں تو کوئی فریج نہیں جس فریج میں رکھنا ہے وہ کیا کسی ہمسائے کا ہے۔ تو ہنستے ہوئے فرمانے لگے تمہیں فریج کا پتہ نہیں۔ پھر باہر آ کر برآمدہ میں بنے ہوئے ایک طاقچہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کہ یہ ہے ہمارا فریج، اس میں رکھیں۔ یہاں رات کو چونکہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اس لئے کھانا اس میں ٹھنڈا رہتا ہے خراب نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ ہوادار فریج سالہا سال تک انہیں کام دیتا رہا۔

جارج ٹاؤن میں ہمارے ملکی مرکز کی نسبت بہت زیادہ گرمی پڑتی تھی اور ویسا فریج بھی نہ تھا جس میں بچا ہوا سالن رکھ لیا جاتا۔ اس کے علاوہ یہاں پر سبزیاں وغیرہ بہت ہی کم اور وہ بھی سال کے کچھ مہینوں میں ملتی تھیں۔ اکثر گوشت مل جاتا تھا۔ چنانچہ سوچ بچار اور کچھ کھانوں کے ضائع کرنے کے بعد یہ طریق اختیار کیا کہ خاکسار اوّل تو اکیلا ہونے کے باعث زیادہ کھانا پکاتا ہی نہیں تھا۔ نہ زیادہ کھانے پکانے آتے تھے اور نہ ہی میسر تھے۔ چنانچہ خاکسار ایک دن گوشت خرید کر لاتا اور اسے بھُون لیتا پھر اس میں سے ایک حصہ لے کر اس کا ایک دن شوربا وغیرہ بنا لیتا۔ بازار سے روٹی پکی پکائی لوکل طرز کی مل جاتی تھی وہ استعمال کر لیتا۔ اگلے دن بھُنے ہوئے گوشت کے ساتھ چاول کا پلاؤ بنا لیتا اور تیسرے دن بھنے ہوئے گوشت کے بقیہ حصہ کو آلوؤں کے ساتھ ملا کر پکا لیتا۔ جو حصہ بھُنے ہوئے گوشت کا بچتا اُسے اگلے روز پھر سے بھُون لیتا تا

کہ جراثیم اس میں پیدا نہ ہوں۔ اس طرح عموماً تین دن نکل جاتے۔ پھر کوئی سبزی اگر مل جاتی تو وہ استعمال کرتا ورنہ کبھی چنے کے ساتھ چاول پکا لیتا اور کبھی پیاز کے ساتھ چاول اور اسے پلاؤ کا نام دے دیتا۔

بیماری اور اس کا علاج

آغاز میں ہی میری والدہ محترمہ مرحومہ کا مجھے خط آیا کہ بتائیں آپ کو کون سی سبزیاں اور کھانے کی چیزیں مل جاتی ہیں اور کیا کھانے کا انتظام ٹھیک ہے؟ جن دنوں خط ملا ان ایام میں تو کوئی سبزی مل نہیں رہی تھی اور پریشانی رہتی تھی کہ کیا کِیا جائے۔ خاکسار نے یہ سوچتے ہوئے کہ اپنی پریشانی کو ماں باپ کے پاس پہنچا کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں تمام سبزیاں جو عموماً ملک کے دارالخلافہ میں سارے سال کے دوران کسی وقت بھی میسر آسکتی تھیں (گو وہ چیزیں جارج ٹاؤن میں تو صرف چند ماہ ہی ملتی اور وہ بھی اُن میں سے چند ایک ہی) اُن سب کے نام لکھ کر یہ لکھ دیا کہ گیمبیا میں یہ سبزیاں اور چیزیں ملتی ہیں اور ان میں سے جس جس چیز کو دل چاہے لے لیتا ہوں اور اس طرح کھانے کا انتظام ہو جاتا ہے۔ تا کہ اس طرح انہیں دعوت الی اللہ میدان میں پیش آنے والی حقیقی مشکلات کا پتہ نہ چلے اور وہ پریشان نہ ہوں۔ خاکسار اس طرح پر کھانے کا انتظام کرتا رہا زیادہ تر انحصار گوشت پر تھا اور سبزیاں میسر نہ تھیں۔ چند سال تو گزارہ ہوتا رہا مگر پھر خاکسار کے جسم میں Vitamin کی سخت کمی ہوگئی اور یہ معلوم نہ تھا کہ وٹامن کی کمی ہوئی ہے۔

ہوا یوں کہ خاکسار کے جسم میں بہت گرمی پیدا ہو گئی۔ شروع میں تو تھوڑی تھی مگر آہستہ آہستہ گرمی اتنی شدید ہوگئی کہ چارپائی پر لیٹنا مشکل ہو گیا۔ جسم کے ساتھ پہنے ہوئے کپڑے بھی جب جسم سے لگتے تو بڑی تکلیف ہوتی۔ اس وقت جو ہمارے احمدی ڈاکٹرز نصرت جہاں سکیم کے تحت گیمبیا میں کام کر رہے تھے ان سے بھی مشورے ہوئے۔ گورنمنٹ کے ڈاکٹر سے بھی مشورے کئے مگر انہیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی۔ بعض نے تجویز کیا کہ پانی میں نمک ڈال کر پیوں تو اس سے فائدہ ہوگا۔ چنانچہ اس سے واقعی مجھے فائدہ ہوا مگر کچھ وقت گزرنے کے بعد پھر گرمی آجاتی اور ایک دن میں اس طرح پانی میں نمک ڈال کر بار بار پینے اور جلدی جلدی ایسا کرنے اور اس سے بھی سخت تنگ آ گیا۔ بعض دفعہ بار بار نہاتا تا تھوڑی دیر ٹھنڈ رہتی مگر پھر وہی گرمی۔ اس صورتحال کے پیش نظر خاکسار ارادہ بنا رہا تھا کہ حضور کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ مجھے افریقہ میں ایسی بیماری لاحق ہوگئی ہے کہ اب مزید یہاں رَہ نہیں سکتا مجھے واپس بلا لیا جائے۔ اسی فکر اور تذبذب کی حالت میں تھا کہ ایک دن کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب جو بصّے شہر میں احمدیہ میڈیکل کلینک کے انچارج تھے میرے پاس جارج ٹاؤن آئے اور انہوں نے مجھے ایک کافی بڑی بوتل جس میں بڑے سائز کے کیپسول تھے اور گیورل کمپنی کے غالباً سیکنڈے نیویا سے درآمد شدہ تھے دی اور فرمایا کہ آپ نے ہر روز ایک کیپسول کھانے کے بعد کھانا ہے اور ناغہ نہیں کرنا اور ساری بوتل ختم کرنی ہے۔ ان پر لکھا ہوا کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ ان کے ارشاد کے بموجب روزانہ ایک کیپسول کھاتا رہا۔ قریباً پندرہ دن کے بعد گرمی میں فرق پڑنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کو رپورٹ دی تو انہوں نے کہا کہ چھوڑنی نہیں، کھاتے رہیں۔ ایک مہینہ کے بعد ساری گرمی جسم سے جا چُکی تھی اور طبیعت بالکل ہشاش بشاش ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ڈاکٹر صاحب کا بھی جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ Multi Vitamin تھے اور اب ظاہر ہو گیا کہ آپ کو سبزیاں نہ کھانے کے باعث وٹامن کی شدید کمی ہوگئی تھی جس کا اظہار جسم میں گرمی کے طور پر ہوتا تھا۔

کُنٹاعور میں دعوت الی اللہ

جارج ٹاؤن سے دریا کے دوسری جانب قریباً 12 میل کے فاصلہ پر کُنٹاعور نامی قصبہ اپنے اردگرد کے گاؤں کیلئے تجارتی مرکز تھا۔ خاکسار مہینہ میں ایک دفعہ یہاں جاتا اور قصبہ کی ایریا کونسل کے ملازمین، دوکانداروں اور اڈہ پر آنے جانے والے مسافروں کو زبانی اور لٹریچر پیش کر کے دعوت الی اللہ کیا کرتا تھا اور شام کو واپس جارج ٹاؤن آجایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ واپسی کے وقت کوئی ٹرانسپورٹ نہ ملی تو خاکسار ایریا کونسل کے ایک ملازم جو قدرے واقف بن گئے ہوئے تھے اُن کے پاس رات گزارنے کیلئے رہا۔ کنٹاعور کے اردگرد Swamps ہیں اور پانی ہر وقت کھڑا رہتا ہے اور اس جگہ اس قدر مچھر ہوتا ہے کہ تصور سے باہر ہے دن کے وقت بھی اپنا ہاتھ متحرک رکھ کر اسے اڑانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ رات کو تو مچھروں کے غول کے غول آپ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ لوکل لوگوں کو بھی کافی تنگ کرتے ہیں مگر غیر ملکی کیلئے تو وہاں رات گزارنا قریباً ناممکن ہے۔ خاکسار نے رات کمرہ کی ہر چیز دروازے کھڑکیاں بند کر کے مچھر مار دوائی اندر چھڑک کر کچھ دیر بعد اندر داخل ہو کر سونے کی کوشش کی مگر مچھر کہاں لیٹنے دیتا۔ رات بھر قریباً جاگتے اور مچھر سے آنکھ مچولی کرتے گزر گئی۔ خدا کا شکر کیا۔ اور آئندہ کیلئے توبہ کی کہ کبھی رات کنٹاعور میں نہیں گزاروں گا خواہ پیدل واپس جانا پڑے یہاں کبھی نہیں رہوں گا۔ اس جگہ سب پڑھے لکھے لوگوں کو جماعت کا لٹریچر پیش کیا اور بار بار یہاں کے دورے کئے۔ ایریا کونسل کے تین چار ملازمین یکے بعد دیگرے احمدیت میں داخل ہوگئے۔

یہاں کے امام راتب صاحب فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے ہاں حاضری دی اور اپنا تعارف کروایا اور ظہور امام الزمان کی خوشخبری دی۔ انہوں نے چند منٹ تک خاکسار سے گفتگو کی۔ وہ نرم طبیعت کے آدمی تھے اور کوئی تلخ کلامی کی بات نہ ہوئی تاہم وہ احمدیت کا نام سُن کر کچھ تعجب کا اظہار کرنے ہی والے تھے کہ خاکسار نے انہیں جماعت کا عربی لٹریچر حضرت مسیح موعود کی کتاب حَمَامَةُ الْبُشْرٰی بطور ہدیہ پیش کی۔ انہوں نے بھی کتاب کا مضمون دریافت کیا جو انہیں بتایا گیا اور ساتھ ہی کہا کہ یہ آپ کیلئے ہدیہ ہے آپ آرام سے اچھی طرح اس کا خود مطالعہ کرلیں۔ انہوں نے متذبذبانہ انداز میں کتاب لے لی اور خاکسار وہاں سے واپس روانگی کیلئے موٹر اڈہ پر پہنچا اور ٹرانسپورٹ کا انتظار کرنے لگا کہ تھوڑی دیر بعد امام صاحب کی طرف سے ایک نوجوان بھاگتا ہوا میرے پاس آیا اور جو کتاب میں نے امام صاحب کو ہدیہ کے طور پر دی تھی مجھے دے کر یہ کہتے ہوئے واپس بھاگ گیا کہ امام صاحب نے فرمایا ہے یہ آپ کو دے دوں۔

مباحثہ الحاج غوث سلہ

کُنْٹِنْگ ایک مشہور گاؤں ہے جو جارج ٹاؤن سے دریا کے اس پار بجانب شمال مشرق سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس میں علماء وسلہ قبیلہ کی گدی سی ہے اور یہ لوگ وہاں پر اپنے مدرسہ سے علماء تیار کرتے ہیں اور پھر دوسرے علاقوں میں مختلف گاؤں کی امامتیں سنبھالتے ہیں۔ ان لیڈر علماء کے بہت بڑے عالم جو سعودیہ میں بھی کچھ عرصہ رہ کر پڑھ کر واپس آئے اور سانکُولی کُنڈا گاؤں جو اپنی چیفڈم کا صدر مقام ہے وہاں کی امامت سنبھالی اور دینی تعلیم کیلئے وہاں مدرسہ قائم کیا ہوا تھا۔

خاکسار کے جارج ٹاؤن میں تقرر کی خبر سُن کر انہوں نے خاکسار سے ایک دفعہ بحث شروع کی۔ ابتدا میں تو نرم طریق پر گفتگو کرتے رہے مگر بعد میں علمی مباحثہ کرنے لگے۔ مَیں نے پہلے مکرم ماجہ سونکو صاحب کے ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کاشتکاری کیلئے سانکولی کنڈا میں کچھ زمین حاصل کر کے وہاں دھان کی فصل بوئی اور اس کی نگرانی وغیرہ کیلئے وہاں جایا کرتے تھے۔ ان کی قبول احمدیت کا چرچا ہوا تھا۔ اور اس عالم صاحب کے ساتھ ان کی بات چیت ہوئی تو انہوں نے احمدیت کے خلاف دلائل وغیرہ انہیں دیئے انہوں نے اپنی طرف سے جتنا علم احمدیت کا تھا بتایا اور ساتھ ہی کہا کہ مجھے زیادہ علم نہیں لیکن ہمارے مربی یہاں تین میل کے فاصلہ پر جارج ٹاؤن میں ہی موجود ہوتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو مَیں ان سے آپ کی بات چیت کرا دیتا ہوں۔ انہوں نے بھی آمادگی ظاہر کردی۔ چنانچہ ایک دن یہ عالم صاحب اپنے ایک ساتھی کے ساتھ جارج ٹاؤن آئے اور گفتگو شروع ہوئی تو کہنے لگے مَیں نے ماجہ صاحب کو کہا تھا کہ احمدیوں کے پاس کوئی نئی چیز نہیں ہے مقصد یہ تھا کہ اسے قبول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خاکسار نے جواباً کہا کہ ہاں ہمارے پاس واقعی سوائے قرآن کریم اور سنت وحدیث رسولؐ کے اور کوئی چیز نہیں ہے اور دین کیلئے یہی چیزیں کافی ہیں۔ اس پر انہوں نے گفتگو کا رخ بدلا اور کہنے لگے نہیں آپ لوگوں کے پاس اور چیزیں بھی ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا آپ ان چیزوں کی طرف میری راہنمائی فرمائیں کونسی نئی چیزیں ہمارے پاس ہیں۔

البتہ انہوں نے ہمارے احمدی دوست ماجہ سونکو صاحب کو ایک کتاب بزبان عربی دی اور کہا کہ اس میں احمدیت کا بطلان ہے پڑھ لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو عربی آتی نہیں اگر آپ یہ کتاب مجھے چند دن کیلئے ادھار دے دیں تو خاکسار اسے اپنے (مربی) کو دے کر ان کی رائے معلوم کرے گا۔ چنانچہ ماجہ صاحب وہ کتاب لے کر میرے پاس آگئے اور ماجرا سُنایا کہ الحاج غوث صاحب نے یہ فرمایا ہے۔

خاکسار نے وہ کتاب چند دن میں پڑھی اس میں جماعت کے خلاف اُٹھائے جانے والے تمام اعتراضات عربی زبان میں بیان کئے گئے ہیں اور نہایت بودے اور گُستاخانہ انداز اور بازاری زبان استعمال کی گئی ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے سخت گِھن آتی ہے مگر پڑھنی پڑی۔ اس میں اٹھائے گئے سارے اعتراضات یا متعدد حصہ کے جوابات اردو میں پاکٹ بُک میں چھپے ہوئے تھے۔ خاکسار نے اپنے اُس وقت کے امیر جماعت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو پڑھنے کیلئے بھجوائی اور لکھا کہ ہماری طرف سے عربی زبان میں اس کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔

مکرم امیر صاحب نے مرکز کو اس بارہ میں لکھا نیز ملک شام میں مکرم ومحترم منیر الحصنی صاحب کو اس کتاب کا کوئی نسخہ خرید کر بھجوانے کیلئے کہا گیا۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ جب یہ مقالوں کی صورت میں یہاں شائع ہوئی تھی تو انہوں نے پڑھی تھی اور اِن دنوں یہ یہاں ملتی نہیں۔ مکرم امیر صاحب کو مرکز نے اس کا جواب لکھنے کیلئے ارشاد بھجوا دیا۔ جو نسخہ ہمیں مستعار ملا تھا وہ صرف چند دن کیلئے تھا اس لئے اُسے واپس کرنا تھا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اختتام کتاب پر آخری سطر کے بعد اس پر قرآن کریم کی دو آیات تحریر کر کے کتاب واپس بھجوا دی کہ مالک کتاب کو پہنچا دی جائے۔

نیز فرمایا کہ چونکہ اس کتاب کا جواب لکھنا ہے اور اس کا کوئی نسخہ موجود نہیں اور نہ ہی کہیں سے ملتا ہے کہ انسان خرید لے۔ اس لئے اگر آپ اسے سطر بسطر اور صفحہ بہ صفحہ نقل کرلیں تو پھر جواب لکھنا شروع کیا جائے۔ ان دنوں فوٹو کاپی میسر نہیں تھی۔ اور یہ تین چار سو صفحات کی بڑی ضخیم کتاب تھی۔ خاکسار نے مالک کتاب الحاج سے مزید چند دن کیلئے مستعار لے لی اور دن رات ایک کر کے ساری کتاب خود تحریر کی اور پھر کتاب اُسے پہنچانے کیلئے خود اس وجہ سے گیا کہ اس پر مکرم مولوی صاحب نے دو آیات قرآنی لکھ دی ہوئی تھیں اور خدشہ تھا کہ مالک ناراض نہ ہو۔

دراصل یہ حقیقت تھی کہ اُن کی اس کتاب کا مکمل جواب ان دو آیات میں آ گیا تھا۔ جو ہر عربی جاننے

والے کو آسانی سے نظر آجاتا ہے۔

الحاج ابوبکر جالو آف بنسانگ سے گفتگو

خاکسار نے جارج ٹاؤن کے سارے علاقہ کے اماموں اور لیڈروں سے ملنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا اور اس پر باقاعدہ عامل رہا اور ہر ایک کو جتنا ممکن تھا پیغام حق پہنچایا۔ لوگ مجھے ڈراتے تھے کہ علاقہ میں بڑے بڑے علماء و امام اپنے اپنے مخصوص علاقہ میں بڑے دبدبے اور رعب سے مقتدیوں پر حکومت کرتے ہیں اور مقتدی ان کے اشاروں پر چلتے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ ان کے زیر اثر علاقہ کے لوگوں سے کوئی بات کر سکے۔ اس لئے آپ ان کے پاس نہ جائیں اور ان کو براہ راست پیغام نہ پہنچائیں۔ خاکسار نوجوان تھا اور ڈر یا خوف کا طبیعت میں نام ونشان نہ تھا نہ موت سے کوئی خوف تھا اس لئے ہر جگہ اور ہر امام سے ملنے گیا۔

الحاج ابوبکر جالو صاحب فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور سارے گیمبیا میں تیجانی فرقہ والے انہیں ولی اللہ کہتے تھے۔ خاکسار اپنے ایک نو احمدی دوست مکرم محمد با صاحب کو ساتھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عربی کُتب "حمامة البشریٰ. مکتوب احمد. القول الصریح فی ظھور المھدی و المسیح" خاص طور پر خاکسار کے پاس تھیں۔ الحاج صاحب کسی کے ساتھ محو گفتگو تھے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ان سے سلام کیا اور اپنا تعارف کروانے کے بعد ان کی خدمت میں عربی کُتب کا تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ خاکسار نے انہیں مزید ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ یہ کتب آپ کیلئے بطور تحفہ پیش کر رہا ہوں ان میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تشریح اور دینی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جب آپ کو فرصت ہو پڑھ کر اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اُن کی آنکھیں خراب ہیں اور وہ پڑھ نہیں سکتے اس لئے کتاب کا تحفہ قبول نہیں کر سکتے۔ خاکسار نے مزید ترغیب دینے کیلئے کہا کہ یہ کُتب تو آپ کیلئے تحفہ ہیں جب آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی تو اس وقت پڑھ لیں۔ انہوں نے دوبارہ انکار کیا اور کُتب قبول نہ کیں۔ اسی اثناء میں انہوں نے ایک طالب علم کو کہا کہ تفسیر کی کتاب لائیں تاکہ آپ کو پڑھاؤں۔ اس پر خاکسار نے اجازت چاہی کہ آپ تدریس میں مصروف ہوں گے ہم بعد میں واپس آجائیں گے تاکہ مزید دینی امور پر بات چیت کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا نہیں آپ بھی بیٹھ جائیں اور تفسیر سُن لیں۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ کس زبان میں تفسیر کریں گے؟ فرمانے لگے لوکل زبان میں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ مجھے تو لوکل زبان آتی نہیں اور یونہی وقت ضائع ہوگا۔ انہوں نے فرمایا آپ کو متن کی تو سمجھ آئے گی۔ خاکسار نے کہا کہ وہ تو مجھے پہلے ہی آتا ہے اس لئے آپ تسلی سے انہیں پڑھالیں بعد عصر آپ کے پاس آجائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آنا ہو تو آپ اکیلے آسکتے ہیں ساتھ کسی دوسرے کو ہرگز نہ لائیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ یہ میرے ترجمان ہیں اور سامعین کو اس ذریعہ سے فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہرگز نہیں اگر آنا ہے تو انہیں ساتھ نہیں لانا۔ ان کا مقصد یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم دونوں عربی میں بات کریں گے اور سامعین کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ کیا مسئلہ زیر بحث رہا۔ خاکسار نے انہیں کہا ان کو مَیں کہاں چھوڑوں گا پھر کبھی دیکھ لیں گے اور ان سے مایوس ہو کر چلنے لگے تو انہوں نے کچھ رقم خاکسار کو پیش کی کہ آپ دوپہر کا کھانا کہیں سے کھالیں۔ خاکسار نے جواب دیا کہ کھانے کیلئے تو میرے پاس بہت رقم ہے البتہ اگر یہ رقم آپ دین کی خدمت کیلئے دیں تو مَیں آپ کو اس کی رسید بھجوا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہرگز ہرگز نہیں یہ صرف آپ اپنے ذاتی مصرف میں لے آئیں۔ خاکسار نے اس صورت میں رقم لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میری طرف سے دیئے گئے تحفہ کتب قبول نہیں کیا اس لئے خاکسار بھی یہ رقم آپ سے نہیں لے سکتا۔ چنانچہ اس پر گفتگو ختم ہوگئی اور ہم واپس چلے آئے۔

ٹرانسپورٹ کی کمی اور سفر میں مشکلات

جب خاکسار کو دوبارہ گیمبیا بھجوایا گیا اور باتھرسٹ دارالحکومت گیمبیا سے جارج ٹاؤن کیلئے روانہ ہوا تو خاکسار کے ساتھ ایک لوہے کی چارپائی اور ذاتی سامان تھا ایک سو بیس میل کا سفر تو آرام سے گزر گیا اور ہم سومہ ٹاؤن پہنچ گئے۔ یہاں سے آگے سڑک خراب تھی اور ٹرانسپورٹ بھی بمشکل ملتی تھی۔ عصر سے مغرب تک ٹرانسپورٹ کے انتظار میں گزر گئی مگر کوئی ٹرانسپورٹ نہ ملی۔ اندھیرا ہونے لگا خاکسار اکیلا غیر ملکی اپنے سامان کے ساتھ سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک لینڈ رُوور کھڑی ہوئی اور کنڈکٹر صاحب نے پاکلیبا جانے کی آواز لگائی۔ یہ جگہ جارج ٹاؤن کی جانب قریباً یہاں سے 24 میل دُور تھی جبکہ جارج ٹاؤن یہاں سے 70 میل کے فاصلہ پر تھا۔ خاکسار اس پر سوار ہوگیا کہ چلو مزید کچھ حصہ سفر کٹ جائے گا۔ سامان انہوں نے چھت کے اوپر باندھ لیا اور ہم روانہ ہو کر پاکلیبا پہنچ گئے۔ عشاء کے کافی بعد ہم وہاں پہنچے انہوں نے وہاں اتار دیا۔ گھُپ اندھیرے میں سڑک کے کنارے سامان کے ساتھ کھڑا ہو کر آگے جانے والی کسی ٹرانسپورٹ کی انتظار شروع کی۔ اگرچہ رات ہو جانے کے باعث بہت کم اُمید تھی کہ کوئی ٹرانسپورٹ آگے جانے کیلئے آئے گی مگر رات رہنے کی بھی کوئی جگہ نہ تھی اس لئے بس کھڑا انتظار کرتا رہا کہ اچانک ایک پیٹرول ٹینکر یہاں آکر رُکا۔ اُس سے دریافت کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ بصّے جانا ہے۔ یہ مقام جارج ٹاؤن سے پچاس میل آگے واقع ہے۔ ان سے کہا کہ مجھے بھی لے جاؤ۔ رات ہے مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ایک تو سیدھا بصّے جا رہا ہوں جبکہ جارج ٹاؤن مین سڑک سے ہٹ کر قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اور دریا بھی راستے میں واقع ہے وہاں میں نہیں جاسکتا۔ اگر آپ دریا کے کنارے تک جانا چاہیں تو مَیں وہاں اُتار سکتا ہوں۔ خاکسار نے آمادگی ظاہر کی انہیں کرایہ ادا کیا انہوں نے میری لوہے کی چارپائی ٹینک کے ساتھ باندھ دی اور ڈرائیور کیساتھ والی سیٹ پر مجھے بٹھایا اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ قریباً بیس میل کا سفر طے کرنے کے بعد عین جنگل کے درمیان ٹینکر رُک گیا۔ پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ انجن کے Electrical System میں نقص واقع ہو گیا ہے۔ اب اسے درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر ٹھیک ہوگیا تو آگے جاسکیں گے ورنہ یہیں رہیں گے۔ قریباً ایک گھنٹہ کی محنت کے بعد خدا خدا کر کے انجن ٹھیک ہوگیا اور ٹینکر منزل کی جانب رواں دواں ہوگیا اور بالآخر رات 3 یا 4 بجے کے قریب دریا کے کنارے پہنچ گیا۔ میرا سامان انہوں نے اُتار دیا اور آگے روانہ ہوگیا۔ خاکسار اپنے سامان کے پاس جنگل میں اکیلا کھڑا تھا۔ جنگلی جانوروں کا بھی خطرہ موجود تھا۔ یہاں سے آبادی ایک میل کے فاصلہ پر تھی دوسری جانب دریا تھا جو ایک فیری کے ذریعہ پار کرنا ہوتا تھا اور فیری صبح نو بجے کام شروع کرتی تھی۔ سامان کے باعث خاکسار پیدل بھی کہیں نہیں جاسکتا تھا۔ یہ جگہ اردگرد جنگل ہونے کے باعث بڑا خوفناک نظارہ تھی۔ مگر رات کے چار بجے کہیں اور جایا نہیں جاسکتا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے خاکسار نے اپنی چارپائی وہیں سڑک کے کنارے بچھائی اور اپنے صندوق کا سرہانا بنایا اور صبح کی انتظار میں لیٹ گیا اور یہ سوچتے ہوئے سو گیا کہ جنگل سے کوئی جانور اگر آگیا یا کوئی شخص چور وغیرہ اگر آہی گیا تو دُور سے خاکسار کو ایسے لیٹے ہوئے پائے گا تو حملہ کرنے سے گھبرائے گا کہ جو اس طرح اکیلا یہاں پڑا ہوا ہے اس میں کوئی بات ہے اس کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ بس یہ سمجھتے ہوئے لیٹے لیٹے سو گیا۔ صبح ہوئی کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ پہلی فیری پر دریا پار کیا اور وہاں پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ سامان جارج ٹاؤن مشن ہاؤس پہنچ گیا۔ ان دنوں مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ وہاں پر متعین تھے اور انہی سے خاکسار نے چارج لے کر کام شروع کرنا تھا۔ وہ بیچارے سخت پریشان ہوئے کہ دارالخلافہ سے جارج ٹاؤن تو دن کے وقت پہنچنے میں بہت مشکل ہوتی ہے یہ صبح سویرے کیسے پہنچ گئے اور غیر ملک میں رات بھر کیسے سفر کرتے رہے۔ خاکسار نے سفر کی داستان سُنا دی اور ہم نے خدا تعالیٰ کا بخیریت پہنچنے پر بہت شکر ادا کیا۔ مکرم مرزا صاحب چارج دے کر پاکستان کیلئے روانہ ہوگئے۔

خاکسار کا جارج ٹاؤن میں دوسرا دور شروع ہوا۔ اب یہ علاقہ خاکسار کیلئے جانا پہچانا تھا۔ چنانچہ دعوت و تربیت کا کام پوری سنجیدگی سے شروع کر دیا گیا اور اسے مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کیلئے سب سے پہلے مشن کیلئے زمین کا حصول تھا۔ چنانچہ خاکسار نے اس ضمن میں دو اطراف میں کام شروع کیا۔ ایک تو گورنمنٹ سے Lease پر دو ایکڑ کا پلاٹ آبادی کے کنارے پر لینے کی درخواست دی اور دوسری طرف ٹاؤن کے اندر آبادی میں جہاں ایک کمرہ کرایہ پر کچھ سال قبل خاکسار نے لیا تھا اب اُسی مالک مکان کے دوسرے مکان سے دو کمرے کرایہ پر لئے ہوئے تھے۔ اُسی مالک مکان کو ترغیب دی کہ اگر وہ اپنے اس بڑے پلاٹ کا وہ حصہ جو پہلی دفعہ ہم نے کرایہ پر لیا تھا اور اُس کے ساتھ پلاٹ کا خالی حصہ ہمیں فروخت کر دیں تو ہم خرید لیں گے۔ ٹاؤن کے لوگوں میں جماعت کے خلاف بہت ردّعمل تھا اور یہ لوگ ابھی تک اسی کوشش میں تھے کہ احمدی مربی کو یہاں سے نکال باہر کریں اور دوسری طرف خاکسار کی کوشش تھی کہ ہمارا اپنا پلاٹ ہو اور اپنا مشن ہاؤس اس میں تعمیر کریں۔ اس کے لئے بڑی حکمت سے خاموشی سے کام کرتے ہوئے دوسرے دور میں خاکسار کو گورنمنٹ سے Lease والا پلاٹ بھی مل گیا اور جہاں رہائش تھی وہ پلاٹ بھی خرید لیا گیا اور اس پر ایک خوبصورت مشن تیسرے دور میں ممکن ہوسکا۔

تیسرے دور میں جب خاکسار بھجوایا گیا تو ساتھ میری بیوی بچوں کو بھی بھجوانے کی اجازت ملی تھی۔ چنانچہ اس وقت خاکسار کے دو بچے، بڑا بیٹا محمد احمد اور بیٹی فائقہ داؤد تھے۔ ہم جارج ٹاؤن پہنچے۔ مشن ہاؤس کے پاس مکان وہی تھا جو کئی سال پہلے خاکسار نے کرایہ پر ایک کمرہ لیا تھا۔ اب اس کے ساتھ والے تین کمرے مزید بھی تھے۔ اس مکان کی تفصیل کچھ یوں تھی۔ یہ چار کمرے مستطیل شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے اکیلے اکیلے کمرے تھے۔ اندر سے ان کو آپس میں دروازے نکال کر ملایا ہوا نہیں تھا۔ اور کمرے کی دیواریں کرنٹنگ کی بنی ہوئی تھیں۔ کرنٹنگ ایک سخت قسم کے سرکنڈے یا اُس لکڑی کے مشابہ لکڑی سے بنائی جاتی ہیں جس سے ہمارے ملک میں ٹوکرے بنائے جاتے ہیں۔ ان کی دیوار کھڑی کر کے اس پر سیمنٹ یا چکنی مٹی سے لیپ کر پلستر کر دیا جاتا ہے۔ یہ چار کمرے سیمنٹ سے پلستر کئے ہوئے تھے۔ چھت ٹین کی بنی ہوئی تھی اس طرح دو دروازے بھی ٹین سے بنے ہوئے تھے۔ سامنے ایک لمبا برآمدہ تھا اور اس عمارت سے 20 فٹ پیچھے اسی قسم کا ایک غسل خانہ اور ٹائلٹ بنایا گیا تھا۔ میری اہلیہ صاحبہ نے ایک کمرے کو کچن بنا لیا۔ ایک کمرہ رہائش کیلئے ایک بطور بیت الذکر اور ایک مہمانوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

اس جگہ سانپ وغیرہ بھی بہت ہوتے تھے اور خاکسار نے بہت سے سانپ مارے اور احاطہ کو بالآخر بظاہر محفوظ کر لیا۔ گو کبھی کبھار کوئی سانپ نظر آجاتا۔ احاطہ کی چاردیواری بھی کرنٹنگ کی بنی ہوئی تھی۔ مکان کی چھت زیادہ بلند نہیں تھی اور گرمی انتہا کی پڑتی تھی۔

فرج تھے نہیں اس لئے پاکستان سے آنے والی عورت اور بچوں کو ہر طرف سیاہ فام لوگوں کا سامنا، زبان بھی نہیں آتی تھی اور ان حالات میں سخت خوف اور پریشانی لاحق ہوگئی اور کچھ مہینے گزارنے کے بعد میری اہلیہ صاحبہ نے خاکسار کو بتائے بغیر میری والدہ صاحبہ کو اپنی پریشانی کا خط لکھ کر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ انہیں واپس کسی طرح پاکستان بُلا لیں۔ ایسا خط ملنے پر والدہ صاحبہ کو بڑی پریشانی ہوئی لیکن انہوں نے اہلیہ کو وقف کی رُوح کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مشکل کو خدا کی خاطر برداشت کرنے کی تلقین کی اور حوصلہ دلایا اور بیحد دعائیں کیں۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ان کا دل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گیمبیا میں لگ گیا۔ بچے سکول جانے لگے ان کے کچھ دوست بن گئے اور اس طرح حالات سے ان کی صلح ہوگئی اور زندگی نارمل ہوگئی۔ ایک سال انہی حالات میں جارج ٹاؤن رہے۔ البتہ دوسرے حصہ صحن میں ایک پختہ عمارت بھی تعمیر کروانے کی توفیق ملی جو مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب کی خصوصی توجہ، رقم اور سامان مہیا کرنے کے نتیجہ میں بنائی گئی اور افتتاح فرمایا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ جماعت کے فنکشن میں مخالفین احمدیت ہماری دعوت پر شامل ہوئے اور جارج ٹاؤن کی فضا میں کافی تبدیلی آئی۔ جنوری 1978ء میں ہمیں باتھرسٹ دارالخلافہ آنا پڑا کیونکہ بچے کی پیدائش متوقع تھی اور جارج ٹاؤن میں Delivery کی سہولیات میسر نہ تھیں۔ 16 رفروری 1978ء کو بیٹی فائزہ کی پیدائش ہوئی انہی ایام میں مرکز سے مکرم امیر صاحب کی رخصت پاکستان منظور ہوئی اور ان کی جگہ خاکسار کو امیر گیمبیا مقرر فرما دیا گیا۔

غالباً اسی سال کے آخر پر میری اہلیہ کو پہلی صدر لجنہ اماءاللہ مقرر فرمایا گیا چنانچہ انہیں گیمبین خواتین کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ گیمبیا کے احمدیہ نصرت ہائی سکول کے پہلے پرنسپل مکرم نسیم احمد صاحب کی بیگم محترمہ نگہت نسیم صاحبہ وائس پرنسپل اور ٹیچر مکرم محمد محمود اقبال صاحب کی بیگم مکرمہ امۃ الحی صاحبہ رخصتوں کے دوران میری اہلیہ صاحبہ کو ساتھ لے کر سارے ملک کا لجنہ کا دورہ کرتیں اور تربیت کے علاوہ دعوت الی اللہ کے فرائض میں بھی ہمارا ہاتھ بٹاتیں۔ انہیں لوکل زبان تو نہیں آتی تھی یہ بذریعہ ترجمان اور لوکل زبان میں مضمون اُردو میں لکھوا کر ساتھ لے جاتیں اور اُس کی مدد سے ہفتہ عشرہ کے دورے کرتیں۔ اس طرح لوکل احمدی مستورات میں بہت بیداری پیدا ہوئی اور کام کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے ماشاءاللہ خوب کام کرنے کی توفیق پائی۔

جارج ٹاؤن میں بیت کی تعمیر

جارج ٹاؤن میں ہماری شروع میں بے انتہا مخالفت ہوئی تھی مگر آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی اور تعمیر مشن ہاؤس تک کافی کم ہو چکی تھی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی امارت کے شروع میں ہی یہاں پر بیت الذکر تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ کرننگ کے چاروں کمرے جو بہت بوسیدہ ہو چکے تھے گرا دئے گئے اور جس کمرے میں سب سے پہلے خاکسار کی رہائش ہوتی تھی اور بیت کا کام بھی دیتا تھا۔ اُسے کچھ وسعت دے کر اُس پر ایک چھوٹی بیت الذکر کی تعمیر شروع کروائی گئی۔ اس کی بنیاد رکھتے وقت خاکسار نے یہاں کے مخالفین احمدیت کو گھر گھر پہنچ کر دعوت دی۔ چنانچہ اکثریت بنیاد کے وقت حاضر تھی اور ان سے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھوائی گئیں مگر ہمارے سب سے بڑے مخالف الحاج جنگنگ جُباتے صاحب نہیں آئے تاہم وہ شام کو خاکسار کے پاس ملنے آئے اور معذرت کرنے لگے کہ بنیاد کے وقت وہ جارج ٹاؤن سے باہر گئے ہوئے تھے اس لئے نہ آسکے۔ خاکسار نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر انہیں کہا کہ کوئی بات نہیں۔ آج ہی بنیاد رکھی ہے آپ بھی ایک اینٹ دیوار میں لگا دیں تا کہ آپ کی بھی شرکت ہو جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی ایک اینٹ دیوار میں رکھ دی اور عملی مخالفت احمدیت کی ختم کردی۔ اور یہی خاکسار کا مقصد بھی تھا ان سے اینٹ بنیاد رکھوانے کا۔ جب بعد میں لوگوں میں یہ خبر پھیلی تو ظاہری مخالفت بند ہوگئی اور فضا ہمدردانہ ہونے لگی۔

یہ پہلی بیت تھی جس پر مینار تعمیر کروایا گیا تھا اور اس پر روشنی کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس بیت الذکر کا افتتاح خاکسار نے نماز جمعہ پڑھا کر کیا۔ جارج ٹاؤن کے بڑے بڑے تمام غیر احمدی مخالفین بھی شامل ہوئے۔ الحمدللہ دلوں کو محبت سے جیتنے کا یہ احمدیت کی وہاں بہت بڑی فتح کا ثبوت تھا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں شروع میں اس قدر مخالفت تھی کہ لوگ احمدیت کے پاؤں جمانے میں روک تھے بلکہ احمدی مربی کو قتل کی دھمکیاں دیتے رہے اور نکال باہر کرنے کی سرتوڑ کوششیں کرتے رہے۔ بالآخر پیغام حق کے قائل ہو گئے اور وہ مخالفت چھوڑ کر تعاون کرنے لگے۔

✿✿✿✿✿

املتاس

(Cassiafistula)

یہ پاکستان کا ایک ادویاتی پودا ہے۔ یہ پودا زیادہ تر ادویات تیار کرنے کے لئے بویا جاتا ہے لیکن یہ بطور آرائش پودا بھی بڑا مقبول ہے۔ یہ جانا پہچانا سدا بہار پودا ہے، جس کے پتوں کی رنگت ہلکی سبز ہوتی ہے۔ اس کے پتے دیکھنے میں چمکیلے نظر آتے ہیں۔ اس پودے کی اونچائی چند فٹ تک ہوسکتی ہے۔ املتاس کی شاخیں زمین کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ پودا ناخوشگوار موسم اور پانی کی قلت برداشت کرسکتا ہے۔ شدید موسم گرما کے دوران اس پودے پر بہت کم پھول نظر آتے ہیں لیکن جولائی کا آغاز ہوتے ہی املتاس کا پودا پھولوں سے بھر جاتا ہے۔

اکرام کی بارش

ممکن نہیں الفاظ میں خوبی سے بیاں ہو
وہ فیض جو دربار خلافت سے ملا ہے

خلافت سے محبت ہے مرے خون میں شامل
سرمایا یہ ماں باپ سے ورثے میں ملا ہے

دکھلائے ہیں خوش بختی نے چار عہد خلافت
احقر پہ خدا تعالیٰ کا احسان بڑا ہے

جب آنکھ کھلی راج تھا فرزند مسیح کا
دیکھا کہ ہر اک فرد خلیفہ پہ فدا ہے

ملتی تھی ہمیں ان سے سگے باپ کی شفقت
درویش کے بچوں کو یہ اعزاز ملا ہے

صد شکر کہ خود مصلح موعود سے میں نے
قرآن کا درس قصر خلافت میں سنا ہے

ہے یاد وہ عرفان سے بھرپور خطابت
لگتا تھا کہ بندے میں خدا بول رہا ہے

ہیں ساتھ مرے حضرت ناصر کی دعائیں
وہ مجھ پہ مہربان تھے یہ ان کی عطا ہے

یاد آتے ہیں جیسے کہ کوئی ماں کو کرے یاد
اک میٹھا تبسم مری آنکھوں میں بسا ہے

(ا۔ب۔ناصر)

مکرم عطاء النور صاحب

عفت الدیار محلہا و مقامہا

1899ء سے 1909ء کے دوران پوری دنیا میں آنے والے صرف بڑے زلزلوں کی تعداد 976 ہے

جبکہ چھوٹے موٹے زلزلے ان کے علاوہ ہیں۔ جنہوں نے تقریباً براعظم ایشیا جتنا رقبہ متاثر کیا

سال	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	کل
1899ء	9	5	9	4	3	6	7	7	12	4	7	4	75
1900ء	7	3	3	2	3	4	2	4	5	6	5	3	47
1901ء	7	4	8	4	4	3	0	9	0	6	11	6	67
1902ء	12	7	9	8	4	2	4	11	8	3	6	3	77
1903ء	10	11	7	4	8	8	5	5	8	9	6	10	91
1904ء	4	2	8	9	5	8	6	8	7	6	5	6	74
1905ء	7	11	10	7	6	8	11	3	7	6	5	5	86
1906ء	14	18	20	11	4	9	5	22	12	10	8	7	140
1907ء	8	4	9	6	12	9	7	7	5	10	10	7	94
1908ء	4	6	11	5	8	4	4	32	9	8	13	6	90
1909ء	9	10	11	14	11	14	8	13	13	15	8	9	135
کل	91	81	103	74	68	75	59	100	92	83	84	66	976
سہ ماہی	--	--	275	--	--	217	--	--	251	--	--	233	--

موسم سرما میں آنے والے 508۔ موسم گرما میں آنے والے 468۔ کل دس سالوں میں آنے والے 976

الوداعی تقریب

(برائے مکرم نذیر احمد صاحب خادم ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید 166 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9 اپریل 2010ء کو بعد نماز عصر بمقام بیت الذکر چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر میں محترم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت محترم چوہدری نذیر احمد خادم صاحب نائب امیر ضلع بہاولنگر و ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ آپ ربوہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس تقریب میں مربیان، معلمین، جماعتوں کے صدران، زعماء مجالس انصار اللہ اور ضلعی عاملہ کے ممبران سمیت کل 75 افراد شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مقصود منہاس صاحب ناظم انصار اللہ ضلع، مکرم محمود احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع بہاولنگر اور مکرم امیر صاحب ضلع نے آپ کی خدمات دینیہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ محترم نذیر احمد صاحب خادم 1982ء سے مختلف عہدوں پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ جن میں نائب امیر ضلع، قائد خدام الاحمدیہ ضلع، قائد خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور، ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر اور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کام کرنے اور کروانے کا زبردست ملکہ عطا فرمایا ہے۔ ہر مجلس کے ہر فرد سے ذاتی مراسم قائم تھے۔ آپ کے تین سالہ دور قیادت میں نظامت ضلع مجلس انصار اللہ پہلی بار قیام پاکستان سے اب تک پہلی دس پوزیشنز میں 2 بار شامل ہوئی۔ آپ کی زیر قیادت بہاولنگر کی مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 166 مراد کو علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت بھی ملی۔ آپ کی مساعی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جناب سے صلہ دے اور مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور مرکز میں قیام مبارک کرے۔ آمین

اس کے بعد مکرم نذیر احمد خادم صاحب نے جوابی الفاظ میں تمام احباب کی محبتوں اور تعاون کا ذکر کیا اور شکریہ ادا کیا۔ آخر پر تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران اور احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

جلسہ یوم مسیح موعود

(مجلس نابینا ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 25 اپریل 2010ء کو صبح 9:30 بجے بمقام خلافت لائبریری چلڈرن سیکشن میں مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ نے سیرت حضرت مسیح موعود پر تقریر کی بعدۂ مکرم مہمان خصوصی نے سیرت حضرت مسیح موعود پر مختصر خطاب کیا اور دعا کرائی۔ جلسہ کی حاضری 35 کے قریب تھی۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرم ملک شمیم احمد صاحب ایڈووکیٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 اپریل 2010ء کو خاکسار کے بیٹے احمد ملک کے مثانے کا آپریشن ہوا تھا۔ جو کامیاب رہا تاحال کافی کمزوری ہے۔ کامل صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

نفلی روزوں کی تحریک

حضرت مصلح موعود نے فرض روزوں کے علاوہ متعدد بار نفلی روزوں کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ 1929ء، 1930ء میں دشمن کی شرارتوں اور اذیت رسانی کے مقابل پر انسانی عدالتوں کی بجائے حضور نے خدائے قدوس کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنے کی یہ ہدایت فرمائی۔ آپ نے مجلس مشاورت 1929ء میں فرمایا کہ:

''رسول کریم ﷺ کی عادت تھی کہ ہفتہ میں دو روز پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے وہ احباب جن کے دل میں اس فتنہ نے درد پیدا کیا ہے اور جو اس کا انسداد چاہتے ہیں۔ اگر روزے رکھ سکیں تو 28 اپریل 1930ء سے تیس دن تک جتنے پیر کے دن آئیں ان میں روزے رکھیں اور دعاؤں میں خاص طور پر مشغول رہیں کہ خدا تعالیٰ فتنہ دور کر دے اور ہم پر اپنا خاص فضل اور نصرت نازل کرے اور جو دوست یہ مجاہدہ مکمل کرنا چاہیں وہ چالیس روز تک جتنے پیر کے دن آئیں ان میں روزے رکھیں اور دعا کریں۔

(الفضل 23 اپریل 1930ء ص 2 کالم 4,3)

چنانچہ جماعت کے دوستوں نے حضور کی تحریک پر روزے رکھے اور تضرع سے دعائیں کیں آخر خدائی عدالت نے اپنے بندوں کے حق میں ڈگری دے دی یعنی ایسا سامان پیدا کر دیا کہ فتنہ پردازوں کے دلوں میں حکومت کی مخالفت کا جوش پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ سب پکڑے گئے باقی وہ رہ گئے جو بالکل کم حیثیت اور ذلیل اور ذلیل لوگ تھے۔ اصل وہی تھے جن کی شہ پر انہیں شرارت کی جرأت ہوتی تھی اور وہ گرفتار ہو گئے ان کے علاوہ وہ اخبار جو جماعت کے خلاف گند اچھالتے تھے یا تو وہ بند ہو گئے۔ یا پریس آرڈی نینس کے خوف کی وجہ سے اپنا رویہ بدلنے پر مجبور ہوئے۔

(الفضل 12 جون 1930 صفحہ 5 کالم 3)

اسی طرح حضرت مصلح موعود نے سالانہ جلسہ 1952ء پر ارشاد فرمایا کہ احمدی 1953ء کے شروع میں سات نفلی روزے رکھیں اور ہر روزہ سوموار کو رکھا جائے۔ حضور نے سال کے پہلے خطبہ میں اس کی یاد دہانی کرائی اور نصیحت فرمائی کہ:

''جو طاقتور ہیں، تندرست ہیں ان کے لئے سفر میں رمضان کے روزے جائز نہیں۔ نفلی روزے جائز ہیں کیونکہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جب مسافر کے لئے فرض روزے منع ہو گئے تو بھی بعض صحابہؓ سفر اور لڑائیوں میں نفلی روزے رکھ لیتے۔ ان ایام کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں گذارو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو''۔

احمدیوں نے جو ہمیشہ فتنوں اور آزمائشوں کے ایام میں اس روحانی مجاہدہ کے خوشکن اثرات و نتائج کو آزماتے آ رہے تھے اس تحریک پر بھی والہانہ لبیک کہا۔ (تاریخ احمدیت جلد 15 ص 421)

خبریں

حکوت کو اسٹیبلشمنٹ کی حمایت حاصل

ہے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ تاریخ میں پہلی بار پیپلز پارٹی کی حکومت کو اسٹیبلشمنٹ کی حمایت حاصل ہے، عدلیہ سمیت کسی سے خطرہ نہیں، آئین کا حلیہ درست کرنے کے بعد اب عوام کے بنیادی مسائل کے حل کی طرف توجہ مرکوز کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے قتل کی جگہ کو دھونے کی رپورٹ سامنے آنے پر اس کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ بھارت کے ساتھ تمام مسائل کے حل کیلئے سفارتی اور بیک ڈور چینلز سے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے دورہ کٹھمنڈ و روانگی سے قبل اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کیا۔

سپریم کورٹ ہفتے کو چھٹی نہیں کرے گی

چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے فل کورٹ اجلاس میں ہفتے کے روز چھٹی نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فل کورٹ اجلاس نے اس بات کا نوٹس لیا کہ عدالت کے امور کو خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے بعض متنازع فیصلوں کا ازسرنو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ معروف وکلاء کی مشاورت کے ساتھ اس معاملے پر ہوم ورک کیا جائے گا۔ اور اس حوالے سے تیار کیا جانے والا مربوط اور جامع کوائف (ڈیٹا) کو حتمی فیصلے کیلئے لارجر بنچ کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

میرانشاہ، ڈرون حملے میں 9 جنگجو ہلاک

شمالی وزیرستان میں امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں 9 جنگجو ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ جبکہ سوات میں سیکیورٹی فورسز سے جھڑپ میں 2 طالبان کمانڈر مارے گئے۔ ادھر کوہاٹ میں سرچ آپریشن کے دوران 18 عسکریت پسندوں کو گرفتار کر لیا جبکہ ان کے قبضے سے بڑی تعداد میں گولہ بارود اور اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔

برطانیہ کا مشرف سے پروٹوکول واپس لینے کا فیصلہ

برطانوی حکومت نے پاکستان کے سابق صدر پرویز مشرف کو فراہم کردہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تین سے چار افسران پر مشتمل مہنگا سیکیورٹی دستہ، ایک حفاظتی کار اور دوسرے پروٹوکول واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کا انکشاف دی نیوز نے کیا ہے۔ برطانوی حکومت کا فیصلہ اقوام متحدہ کی بے نظیر بھٹو کی 2007ء میں راولپنڈی بم حملے میں ہلاکت پر انکوائری رپورٹ جاری کئے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28/ اپریل

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48

بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا نیا شیڈیول جاری

پیپکو نے لوڈ شیڈنگ کے خلاف نیا شیڈیول جاری کر دیا ہے جس کے مطابق شہروں میں 8 اور دیہاتوں میں 11 گھنٹے بجلی بند کی جائے گی۔ مارکیٹوں اور بازاروں میں روزانہ صبح 10 بجے سے 2 بجے تک متواتر بجلی کی سپلائی ہوگی اور سہ پہر 2 سے 4 بجے تک بجلی بند ہوگی جبکہ شام 4 سے 8 بجے دوبارہ بجلی کی متواتر سپلائی ہوگی اور 8 سے 10 بجے تک مارکیٹوں میں بجلی بند ہو جائے گی، غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے۔ بجلی کی قیمتوں میں فی الحال اضافہ روک دیا گیا ہے۔

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سنگل ٹیوشن: انگلش
+ دیگر تمام مضامین میں رہنمائی اور نگرانی
سجاد سنٹر ربوہ: 0334-6372030

ضرورت اساتذہ
الصادق ماڈرن اکیڈمی گرلز سیکشن میں انگلش اور بیالوجی، کیمسٹری پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت MSc,BSc/M.A English ہونی چاہئے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواست اور مکمل کوائف کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6211637,6214434

FD-10